Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 3, Issue 3
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

مصطفیٰ عباس
لیکچرار شعبہ اردو قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی گلگت بلتستان
ڈاکٹر ثمرہ ضمیر
وفاقی اردو یونیورسٹی اسلام آباد

تحقیق اور تدوین میں ربط، تدوین اور ترتیب میں فرق

Mustafa Abbas
Lecturer, Department of Urdu, Karakoram International University, Gilgit-Baltistan
Dr.Samra zamir
Federal Urdu University Islamabad

Difference between linking, editing, and setting in research and editing.

Editors need research in their field. That is, it is not possible to complete the completion stages of editing without the help of research. As if we could say that editing and research are like two sides of a river. Those who meet are neither separate nor separate from each other.Editing is that branch of literary research. In which the correct text is arranged through different manuscripts. That is, the knowledge and art of retrieving ancient writings and correcting and researching ancient writings is called editing.Sequence refers to the best standardization of the required text after collecting sources and credentials from potential sources, so that the text can be arranged in the light of research principles. This article deals with Difference between linking, editing and setting in research and editing.

Keywords: Editors, research, manuscripts, standardization,

Corresponding Author's Email: mustafaakhondi@gmail.com

انسان کی فطرت میں تحقیق اور تجسس کا مادہ روز ازل سے موجود ہے۔اسی لئے فطرت انسانی میں ہر چیز کی تہہ تک پہنچنے اور اسے جاننے کی لگن اور جستجو رہتی ہے۔جب تک مکمل طور پر حقائق کو نہیں جانتا،وہ سکون اور چین سے نہیں بیٹھتا۔کائنات کیا ہے؟انسان کیا ہے؟نظام شمسی کیا ہے؟دن اور رات کیا ہے؟سورج اور چاند کیوں چمکتا ہے؟دن کی روشنی کیا ہے؟آسمان کا رنگ نیلا کیوں ہے؟ستارے دن کو کیوں نظر نہیں آتے؟برف کیوں جمتی ہے؟پرندے کیسے پرواز کرتے ہیں؟سچ اور جھوٹ میں فرق کیا ہے؟بصارت اور بصیرت کیا ہیں؟۔اسی نوعیت کے بے شمار مسائل ایسے ہیں جن کے متعلق جاننے کی جستجو اور کوشش انسان روز ازل سے کرتا چلا آیا ہے۔کسی بھی مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لئے بنیادی نکتہ سوال ہے۔پھر وہ انہی سوالوں کے ذیل میں بنیادی جواب تلاش کریں گے۔سوالوں کے جواب ہمیشہ جستجو،کھوج،تلاش اور تحقیق سے ملتے ہیں۔تفکر یا غور و فکر تحقیق کا اک ایسا آلہ ہے۔جو انسان کو تحقیق کے ساتھ گہرا مشاہدہ کرنے پر مجبور کرتا ہے۔اور حقیقت،اصل یا سچ کی گہرائی تک پہنچا دیتا ہے۔یہی تلاش اور جستجو انسان کو اصل ماخذ تک پہنچا دیتا ہے۔کسی چیز کے بارے میں اصل اور اصلیت سے آگاہ کرواتا ہے۔اور منزل تک پہنچنے کا سبب بنتا ہے۔

تحقیق کیا ہے؟اس کو جاننے کے لئے تحقیق کی لغوی اور اصطلاحی مفہوم کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔تحقیق عربی زبان کا لفظ ہے۔جس کا اصل ماخذ اور مادہ (ح،ق،ق) ہے۔جس کا تعلق عربی لغت کی باب تفعیل سے ہے۔جس کا مطلب ہے سچائی یا حق کو ثابت کرنا۔اہل لغت کے مطابق تحقیق کا معنی چھان بین،پرکھ،دریافت،تلاش اور تفتیش وغیرہ کے ہیں۔انگریزی زبان میں لفظ ری سرچ کو تحقیق کا مترادف سمجھا جاتا ہے۔ریسرچ دو الفاظ یعنی ری اور سرچ کا مرکب ہے۔ری کا مطلب دوبارہ،جب کہ سرچ کا مطلب کھوج،پرکھ اور تلاش ہے۔یوں ریسرچ کا مطلب دوبارہ تلاش ہے۔مگر اصطلاح میں ریسرچ حقائق،تلاش اور سچائی کی بازیافت یا دریافت کا نام ہے۔انسان چونکہ فطری طور پر حقیقت کی تلاش اور جستجو میں سرگرم عمل رہتا ہے اسی لئے وہ حاصل شدہ علم اور معلومات کی تصدیق کا خواہاں رہتا ہے۔اسی لئے ریسرچ کی جاتی ہے۔رشید حسن خان تحقیق کے بارے میں لکھتے ہیں:

"تحقیق ایک مسلسل عمل ہے۔نئے واقعات کا علم ہوتا رہے گا۔کیونکہ ذرائع معلومات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ کون سی حقیقت کتنے پردوں میں چھپی ہوئی ہے۔اکثر صورتوں میں ہوتا یہ ہے کہ حجابات بالتدریج اٹھتے ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ تحقیق میں اصلیت کا تعین اس وقت تک ہی حاصل شدہ معلومات پر مبنی ہوتا ہے"۔(۱)

تحقیق کی متذکرہ بالا اصطلاحی مفہوم کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ تحقیق ایک ایسے طریقہ کار کو کہہ سکتے ہیں۔ جو حقائق کی بازیافت، دریافت کے ساتھ حدودِ علم میں اضافے کا سبب بنے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ "تحقیق نتیجہ نہیں بلکہ ایک طریقِ کار ہے"۔

تحقیق ایک منظم کوشش ہے۔ جو دریافت کے ساتھ موجودہ علم کی حدود میں اضافے کے ساتھ اس کی تعمیر و ترقی میں ایک رہنما کا کردار ادا کرتی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا۔ ایک تو مسائل کا حل مل جائے گا۔ دوسرا پہلے سے رائج نظریات کے بارے میں از سرِ نو جانچ پرکھ کا موقعہ مل سکے گا۔

تکنیکی طور پر تحقیق، غیر جانبداری اور کھلے دل و دماغ کے ساتھ معلومات سے آشنائی اور پھر اصل حقائق معلوم کرنے کا باقاعدہ ایک طریقہ کار ہے۔ اسی طریقہ کار اور طرز عمل کے مطابق ماہرینِ تحقیق نے تحقیق کے درج ذیل لوازم طے کر دیئے ہیں۔

۱۔ نامعلوم کی معلوم کرنا۔

۲۔ غیر موجود کی تلاش

۳۔ جو معلوم ہے اس کی نئی تشریح و توسیع

۴۔ مواد کی تشریح

۵۔ فکر کی مدد سے اصول کی تلاش

۶۔ دائرہ علم کی توسیع اور پھیلاؤ

تحقیق کی مندرجہ بالا لوازم کو مدنظر رکھ کر، ڈاکٹر گیان چند کی درج زیل اقتباس ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔ جس سے تحقیق "مزید واضح ہو جائے گی۔ گیان چند جین اپنی کتاب تحقیق کا فن میں لکھتے ہیں:

"ریسرچ ایک حقیقت پنہاں یا حقیقت مبہم کو افشاء کرنے کا باضابطہ عمل ہے۔ اور اسی تعریف سے تحقیق کا مقصد بھی واضح ہوتا ہے۔ نامعلوم یا کم معلوم کو جاننا۔ یعنی جو حقائق ہماری نظروں کے سامنے نہیں ہیں انھیں کھوجنا۔ جو سامنے تو ہیں لیکن دھندلے ہیں ان کی دھند دور کر کے آئینہ کر دینا۔ انسان کو ہمیشہ نامعلوم کو جاننے کی کذرہی ہے۔ معلوم کرنے میں دوسرے فوائد سے قطع نظر ایک ذہنی حظ اور طمانیت حصول ہو گی"۔ (۲)

اہل لغت کے نزدیک تدوین سے مراد جمع کرنا، تالیف کرنا، یا باقاعدہ کتابی صورت میں لانا ہے۔ تدوین کا انگریزی متبادل لفظ ایڈیٹنگ ہے۔ جس کا معنی ہے ۔مدون کرنا، مرتب کرنا، یا اشاعت کے لئے تیار کرنا یا اس کی نظر ثانی کرنا یا کسی رسالے، اخبار یا کسی مواد کی اشاعت کی نگرانی یا اسی سلسلے میں ہدایات وغیرہ دینا ہے۔

یوں تدوین سے مراد کسی مصنف کی منتشر تحریروں کو یکجا کر کے کتابی شکل دینا، کسی مصنف کی کتاب کو ترتیب دینا، کسی مصنف کی قدیم کتاب کو نئی ترتیب کے ساتھ پیش کرنا، یا کسی اہم مخطوطے کی تلاش کر کے اس کو مرتب کر کے عام لوگوں کی استفادہ کے لئے شائع کرنا تدوین کہلاتا ہے۔ڈاکٹر گیان چن اس ضمن میں لکھتے ہیں:

"اردو میں تدوین متن سے زیادہ مقبول اصطلاح ترتیب متن ہے۔ دونوں سے قریب المعنی ہیں۔ترتیب کے معنی کسی شے کے اجزاء کو مناسب تقویم و تاخیر سے رکھنا ہے۔ تدوین کے معنی متفرق اجزاء کو اکھٹا کر کے ان کی شیر ازہ بندی کرنا ہے۔ شعرا کے مجموعہ کلام کو اسی لئے دیوان کہا ہے۔ کہ ان میں غزلیں اور نظمیں جمع کی جاتی تھیں۔ متفرق اور منتشر چیزوں کو یکجا مدون کرنے کی مثال جواہر خسروی میں فردسے منسوب ہندی کلام کو یکجا کرنا ہے۔ یا اقبال کے متفرق منسوخ کلام کو باقیات اقبال کے نام سے اکٹھا کرنا ہے۔ یا کالی داس رضا کا چکسبت کے متفرق مضامین کو مقالات چکست کی شکل دینا ہے۔ چونکہ مجتمع کرنے میں ایک ترتیب سے کام لیا جاتا ہے۔ اس لئے اس ترتیب اور تدوین میں کوئی فرق نہیں۔ ترتیب ایک عام لفظ ہے اور تدوین کا تعلق کتابوں سے ہے۔اس لئے اصطلاح کو ترجیح ہے"۔(۳)

درج بالا گفتگو سے تدوین کی واضح صورت سامنے آتی ہے۔ چنانچہ تدوین کی تعریف کچھ یوں ہو گی۔ تدوین سے مراد کسی مصنف کی منتشر تخلیقات یا کسی منتشر تخلیقات کے مختلف اجزاء کو جمع کر کے ان کو چھان کر صحیح ترتیب سے پیش کرنا تدوین کہلائے گا۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ کسی تصنیف کے مختلف نسخوں کا تقابلی جائزہ لے کر اس کا درست متن تیار کرنا تدوین کہلاتا ہے۔

متذکرہ بالا تعریفوں کی روشنی میں تدوین دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک حصہ تو یہ کسی مصنف کی تصنیف کے نسخوں میں اگر غلطیاں پائی جاتی ہیں تو مدون کا کام یہ ہے کہ مختلف نسخے جمع کر کے ان کا آپس میں تقابل کرے اور تحقیق اور تنقید سے کام لیتے ہوئے تدوین کے وضع کردہ اصولوں پر کاربند رہتے ہوئے اس تصنیف میں موجود غلطیوں کی درستی کرے۔ پھر اس کو دوبارہ مرتب کر کے یوں شائع کریں کہ اس تصنیف میں موجود تمام غلطیاں ممکنہ حد تک ختم ہو۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ کسی ایک یا متنوع موضوعات پر کسی مصنف کی ادھر ادھر مختلف رسائل و جرائد میں بکھری ہوئی تحقیق

تخلیقات کو یا کسی تخلیق کے مختلف جگوں پر بکھرے ہوئے اجزاء کو یکجا کر کے صحیح ترتیب سے جمع کر دیں تو یہ بھی تدوین متن کہلائے گا۔

یہاں یہ بات بتانا ضروری ہے کہ تدوین اور متن معمولی فرق کے ساتھ الگ الگ موضوع تصور کیا جاتا ہے۔ متن اصل حقیقت ہے اور اسی کو بنیاد بنا کر کام کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔ اور متن پر کیا جانے والا کام تدوین ہے۔

متن دراصل انگریزی زبان کے ٹیکسٹ کا متبادل سمجھا جاتا ہے۔ یوں متن سے مراد وہ نا معنی پیشکش جو تحریری صورت میں موجود ہو۔ یا کسی ادب پارے کی وہ تحریر چاہے وہ مطبوعہ ہو یا غیر مطبوعہ یا لسانی امور میں زبان کے بابے میں حقائق، بیانات یا کوئی اعداد و شمار جو تحریر میں لائے گئے ہوں جن کی تفہیم و تعبیر ممکن ہو متن کہلاتا ہے۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ متن مصنف ادیب یا شاعر کی اصل عبارت ہے۔ لیکن اگر اس تحریر پر کوئی اضافی تفسیر یا تبصرہ لکھی جائے تو وہ اضافی عبارت کی ذیل میں شمار کیا جائے گا متن میں نہیں۔ متن خالص طور پر وہی عبارت اور الفاظ ہے جو مصنف کے قلم کی جنبش سے نکلے ہیں۔

تحقیق اور تدوین میں باہمی ربط

ریسرچ یعنی تحقیق کسی چیز کی بنیاد، اس کے ماخذ اور اس کی حقیقت تک پہنچنے کے لئے جدوجہد اور کوشش کا نام ہے۔ کسی چیز کی حقیقت تک پہنچنے کے لئے جتنے ذرائع استعمال کئے جائیں گے اور جس قدر جدوجہد کی جاتی ہے۔ سب تحقیق ہی کے ذیل میں شامل کئے جاتے ہیں۔ کسی چیز کے بارے میں حق تک رسائی اور سچ کی تلاش کے لئے تین چیزیں بنیادی اور لازمی تصور کئے جاتے ہیں اور وہ ہیں سچائی، ثبوت اور یقین۔ سچائی، ثبوت اور یقین وہ لازمی جزو ہیں جو کسی معلوم شدہ چیز حقیقت کی صحیح یا غلط ہونے کے بارے میں بتاتا ہے۔۔ یوں کہہ لیجیے کہ محقق کسی چیز کی اصل حقیقت تک اس وقت نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک یہ تینوں بنیادیں اپنا کام نہ کریں۔ یا ان کا مددساتھ نہ ہو۔ جب یہ تینوں اجزاء مل کر کام کریں گے تو پھر محقق کسی شے کی حقیقت تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ اور اطمینان قلب حاصل کر لیتا ہے۔ یہ بات سچ ہے کہ تجسس انسان کی فطرت میں ہے۔ اس لئے جب تک انسان کسی مسئلے کے بارے میں اصل حقیقت تک نہیں پہنچ پاتا تب تک وہ سکون اور اطمینان حاصل نہیں کر پاتا اور وہ چین سے نہیں بیٹھتا۔ گویا انسان یا محقق کے لئے اطمینانِ قلبی سچائی ثبوت اور یقین کا ثمر ہے۔ یوں کہہ سکتے ہیں کہ تحقیق کسی شے کو اس کی اصل صورت میں دیکھنے کا نام ہے۔ تحقیق کے سلسلے میں رشید حسن خان یوں لکھتے ہیں:

"تحقیق ایک مسلسل عمل کا نام ہے۔نئے واقعات کا علم ہو تا رہے گا، کیونکہ ذرائع معلومات میں اضافہ ہو تا رہتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کون سی حقیقت کتنے پردوں میں چھپی ہوئی ہے۔ اکثر صورتوں میں یہ ہو تا ہے کہ رجحانات بالتدریج اٹھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تحقیق میں اصلیت کا تعین اس وقت تک حاصل شدہ معلومات پر مبنی ہو تا ہے"۔(۴)

تحقیق کی بابت ڈاکٹر نور الاسلام صدیقی اپنی شہرہ آفاق کتاب ریسرچ کیسے کریں میں یوں لکھتے ہیں:

"آج دنیا جس برق رفتاری سے سائنسی میدان کی طرف گامزن ہے اور نئے نئے تجربات و مشاہدات جس طرح مختلف سمتوں میں انسان کو آگے بڑھائے لئے جا رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کل تک تاریخی اوراق میں جو واقعات خواب وخیال تھے۔ آج ہم انھیں حقیقت کے پردے میں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ہماری آنکھیں انھیں دیکھ کر خیرہ ہیں کہ یہ تماشا کیا ہے؟ اس ترقیاتی ماحول میں ایک حساس انسان فطری طور پر ہر مسئلے اور ہر بات کی نشاندہی کو مشاہدات و عملیات کی کسوٹی پر پرکھ کر ثبوت کا خواہاں ہے۔ ان ہی مشاہدات و عملیات کے ذریعے صداقت تک رسائی اور کسی امر نامعلوم کو حقیقت کے آئینے میں دیکھنے کا نام یا بالفاظ دیگر اس طلب میں تگ و دو اور جستجو کا نام دراصل ریسرچ ہے"۔(۵)

متذکرہ بالا تعریفوں سے یہ بات واضح ہو گئی۔ کہ تحقیق سچ کی تلاش، اصل ماخذ تک رسائی اور نامعلوم شے کو معلوم کرنے کا نام ہے۔ ہم زندگی میں جن مسائل سے دوچار ہوتے ہیں ان کی وجوہات دریافت کرنے کا نام ریسرچ ہے۔یوں کہہ لیجیے کہ تحقیق ایک خاص فکر کے ذریعے پروان چڑھتی ہے۔ جو ہمیں کسی شے کی حقیقت، اصل بنیاد اور اس کے حکمت جاننے کی طرف مائل کرتا ہے۔ یہی تحقیقی طرز فکر علم میں پھیلاو کا باعث بنتا ہے۔

تدوین ایک عملی فن کا نام ہے۔ اس کو دیکھنے، سمجھنے اور برتنے کے لئے مناسب نگاہ اور ذہن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی اہمیت کا انحصار اس کام کی نوعیت اور اس سلسلے میں کی جانے والی کوششوں پر ہے۔ تدوین کیا ہے؟ اگر اس سوال کا جواب تلاشنا شروع کریں۔ تو یہ بات واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ تدوین تحقیق ہی کا ایک شعبہ ہے۔ جس میں مدون کسی مصنف، شاعر یا ادیب کی کتاب کو ترتیب دیتا ہے۔ یا کسی کتاب کے قدیم ایڈیشن کو نئی شکل دے کر حواشی کے ساتھ شائع کرتا ہے۔ ان باتوں سے یہ بات سمجھ میں آتا ہے کہ تدوین خالص علمی اور تحقیقی کام ہے۔ تدوین حقیقت میں ایک عملی فن ہے۔ جس میں کتاب کے مدون پوری توجہ، محنت اور ریاضت سے کسی مصنف یا ادیب کی کتاب کو ترتیب دیتا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے وہ منتشر مواد کو کافی محنت اور مشقت سے یکجا کرتا ہے۔ پھر اس یکجا کردہ مواد کو

مصنف کی مرضی کے مطابق ترتیب دیتا ہے۔اور مطلوبہ متن کی ترتیب کے وقت مختلف مراحل سے بھی گزرتا ہے۔یعنی پہلے متن کی تصحیح اور تنقید کے ساتھ اس مطلوبہ متن کی چھان بین بھی کرتا ہے۔اسے تنقیدی زاویوں سے دیکھتا ہے۔اور اس پر اپنی رائے بھی پیش کرتا ہے۔صرف یہی نہیں بلکہ جہاں جہاں ضرورت محسوس کریں وہاں وہاں حاشیہ دے کر ترتیب و آرائش بھی کرتا ہے۔یوں تدوین متن عملی اعتبار سے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔فراہمی متن،ترتیب متن، تصحیح متن، تحقیق متن، تنقید متن اور توضیح متن۔تدوین متن نہایت محنت طلب اور مشقت طلب کام ہے۔اس کے لئے مدون کو ایک مخصوص مزاج کا ہونا ضروری ہے۔جس میں تحقیق اور تنقید کے عناصر نہایت اہم ضروری جزو ہیں۔ڈاکٹر رشید حسن خان تحقیق کو تدوین سے جدا تصور کرتے ہیں۔ان کے نزدیک تحقیق اور تدوین بجائے ایک ہونے کے دو الگ اور مستقل موضوع ہیں۔البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کی حدیں کہیں کہیں ضرور مل جاتی ہیں۔مگر ڈاکٹر گیان چند جین تدوین کو تحقیق کے ساتھ منسلک کرتے ہیں۔اور حقیقت میں دیکھا جائے تو اصل حقیقت بھی یہی ہے کہ تدوین تحقیق کے ساتھ لازم وملزوم ہیں۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ تدوین ایسا عمل ہے جس کے تحت کتابیں مرتب کی جاتی ہیں۔لیکن تحقیق میں ان کی اصلیت اور سچ اور جھوٹ کے متعلق کھوج لگایا جاتا ہے۔جب کہ تنقید میں ان دونوں کی خوبیوں اور خامیوں پر بحث کی جاتی ہیں۔

پروفیسر محمد حسن تحقیق اور تدوین کے آپس میں گہرے ربط اور تعلق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"تحقیق کے سلسلے میں ایک اہم کام تحقیقی ماخذوں کی تدوین اور ضابطہ بندی ہے۔قدیم شاعری ہی نہیں بلکہ ہمارے ادب کے دور قدیم کے بارے میں ہمارے سب سے اہم ماخذ تذکرے ہیں۔ان میں بعض ضائع ہو چکے ہیں۔بعض ابھی مخطوطات کی شکل ہی میں ہیں۔شائع شدہ تذکروں کے متن بھی مستند اور صحیح نہیں ہیں اور ان کی متن کی تحقیق اور تفہیم کا کام ابھی نہیں ہوا۔شائع شدہ تذکروں میں اکثر اب نایاب ہیں۔تحقیق کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ یہ بھی ہے کہ یہ تمام تذکرے تصحیح متن کے ساتھ شائع ہوئی اور ان سے حاصل شدہ معلومات کی درجہ بندی اس طرح کی جائے کہ تحقیق کے طالب علم جب چاہیں، جس شاعر اور ادیب کے بارے میں چاہیں، ایک جگہ اس شاعر اور ادیب کے بارے میں تمام تذکروں سے حاصل شدہ معلومات حاصل ہو سکیں۔اس طرح گویا کئی جلدوں میں ہمارے ادبی مشاہیر کی تعارفی فہرست

تیار ہو جائے گی۔ اور تحقیق کا کام کرنے والوں کے لئے بڑی سہولت پیدا ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ غیر مطبوعہ تذکروں کی طباعت اور ان پر مناسب حاشیے لکھنے کا کام بھی ضروری ہے اور ان دونوں کاموں میں تطابق اور ہم آہنگی ضروری ہے"۔(۶)

اوپر درج شدہ اقتباس تحقیق اور تدوین کے مابین باہمی ربط اور رشتہ مندی کی وضاحت کے ساتھ تدوین کی اہمیت کو بھی واضح کر رہا ہے۔ مذکورہ عبارت تدوین کی جس فائدے کا تذکرہ کر رہی ہے وہ ادبی تاریخ میں وسعت کے ساتھ مشاہیر ادب کے بارے میں مستند معلومات کی فراہمی ہے۔ یعنی جب تدوین کے پرانے ماخذوں مثلاً مخطوطات، بیاضوں اور روزنامچوں یا تذکروں کی تدوین ہوگی تو تحقیق بھی ہوگی۔ تحقیق کی وجہ سے ان فن پاروں کے بارے میں نئی نئی معلومات بھی سامنے آئیں گی۔ تحقیق اور تدوین کی انہی جہتوں کی وجہ سے ماضی مزید خوب صورت ہونے کے ساتھ حقائق کی بازیافت بھی درست سمت میں ہوگی۔

تدوین میں پہلے اصل متن کو تلاش کیا جاتا ہے۔ ایسا اس لئے کیا جاتا ہے اکثر ایک ہی مخطوطے کے کئی نسخے یا ایک ہی کتاب کے کئی ایڈیشن متن کے نوعیت کے اعتبار سے اپنے اندر کئی اختلاف رکھتے ہیں۔ ان مختلف مطبوعہ اور غیر مطبوعہ نسخوں میں سے بہتر نسخے کو اصل متن کی بنیاد قرار دے کر تدوین کی جاتی ہے۔ جب تک کوئی متن اصل اور مستند صحت کے ساتھ ایک نسل سے دوسری نسل تک بہتر انداز میں منتقل نہیں ہوگا تب تک مدون کے تدوین شدہ کام کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ محض خام خیالی کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ تحقیق دراصل کسی متن کو اس کی اصل صحت کے ساتھ پیش کرنے کے لئے کار آمد ہوتا ہے۔ یوں تحقیق کے بغیر تدوین مکمل تصور نہیں کیا جاتا۔ کسی کتاب کو مصنف کی منشا اور اس کی مرضی کے مطابق پیش کرنے کے لئے مدون کو پہلے تحقیقی فکر و نظر اور تحقیقی رجحانات و میلانات کو مد نظر رکھ کر مطلوبہ مواد کا جائزہ لینا ہوتا ہے تب جا کے مدون اس کتاب کی تدوین کے قابل ہوتا ہے۔ گویا تحقیق کے بغیر تدوین محض خانہ پوری تصور کی جائے گی۔

کسی بھی متن یا تحریر چاہے وہ مطبوعہ ہو یا غیر مطبوعہ، کی تدوین کے لئے تحقیق متن ابتدائی اور اولین فریضہ ہے۔ اس میں بنیادی نوعیت کے کئی کام شامل ہیں۔ مثال کے طور پر تدوین کی جواز کی تشکیل، متن کی تلاش، ابتدائی قرات، داخلی و خارجی چھان بین، مطلوبہ شہادتوں کی ترتیب و توجیہہ اور متن کی اساس کا تعین وغیرہ۔ عام طور پر مدون اس ابتدائی مرحلے کی درج بالا ابتدائی جزئیات پر کم توجہ دی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی محنت ناقص تدوین کی صورت

میں سامنے آتا ہے۔ تدوین کو محض متن کی تصحیح تک محدود رکھنا ایک عام رویہ ہے۔ اور اسی عام رویئے کی بدولت تدوین کو دوسرے درجے کی تحقیق سمجھ کر اس کی طرف توجہ کم دیا جاتا ہے۔ بعض اصحاب ادب تو تدوین کو تحقیق کی باب میں شامل ہی نہیں کرتے۔ اصل میں تدوین کا کام ایک مسلسل مشقی کام ہے۔ یہ بات طے ہے کہ ہر وہ کام جس کا اساس عمل ہو، اس کے قواعد وضوابط آسان ہوتے ہیں۔ اور ان اصولوں اور ضوابط پر رائے دینا اس سے بھی زیادہ آسان کام ہے۔ چنانچہ ایسے لوگ جنھوں نے کبھی کسی متن، خاص طور پر کسی قدیم متن کو تدوین کی غرض سے ہاتھ نہیں لگایا ہو، ان کے لئے متن کو تلاش کرنام، ان کی قرات کے ساتھ خارجی اور داخلی شواہد کی بنیادوں پر پرکھنا اور متن کی اساس کا تعین کرنا صرف مختلف کاموں کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ محض ایک فضول کام بھی ہے۔ لیکن اس فن سے وابستہ لوگ ہی جانتے ہیں کہ تدوین کے اولین مرحلے یعنی تحقیق متن سے منسلک یہ کام کس قدر رنگارنگ، مشکل، محنت طلب اور جان پر کھیلنے کے مترادف ہیں۔

تدوین اور تحقیق کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں۔ تدوین کو تحقیق سے ہرگز جدا نہیں کیا جاسکتا۔ ادبیات میں تدوین کی جاتی ہے تو تحقیق کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ تحقیق کی سہارے کے بغیر تدوین ممکن ہی نہیں۔ کسی بھی ادبی متن یا مخطوطے کی تدوین سے قبل یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کی ادب میں کیا اہمیت ہے؟ اس پر چھان بین کی ضرورت بھی ہے یا نہیں؟ اس کی تدوین ادب میں کسی اضافے کا باعث بھی ہے یا نہیں؟ مدون جب تک ان باتوں کو نہ جان لیں وہ تدوین کی جانب راغب نہیں ہوسکتا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تدوین کی ابتدا ہی تحقیق سے ہوتی ہے۔ یہاں یہ بات اور واضح ہوتا ہے کہ تدوین اپنے میدان میں تحقیق کی ضرورت کے محتاج ہیں۔ یعنی تدوین کی تکمیلی مراحل میں تحقیق کی امداد کے بغیر ہرگز تکمیل ممکن نہیں۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ تدوین اور تحقیق ندی کے دو کنارے کی مانند ہیں۔ جو باہم ملے بھی نہ تو ایک دوسرے سے الگ اور جدا بھی نہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ کتاب خانوں میں محفوظ قلمی نسخوں کی شکل میں دفن شدہ مختلف علمی خزانوں کی تدوین کر کے لوگوں کی استفادے کے لئے پیش کرنے کے لئے تحقیق ایک کار آمد ہتھیار ثابت ہوسکتا ہے۔ اس کے بغیر تدوین ایک کار لاحاصل عمل تصور کی جائے گی۔

تدوین اور ترتیب میں فرق

تدوین ادبی تحقیق کی وہ شاخ ہے۔ جس میں مختلف نسخوں اور مخطوطات کے ذریعے درست متن کو ترتیب دے کر پیش کی جاتی ہے۔ یعنی قدیم تحریروں کی بازیافت اور قدیم تحریروں کی تصحیح و تحقیق کا علم وفن تدوین کہلاتا ہے۔ تدوین کا بنیادی کام مطلوبہ متن کو مصنف کی منشا کے مطابق جہاں تک ممکن ہوسکے اس کی اصل صورت میں بحال کرنا ہے۔ بنیادی

طور پر تدوین کے تین مقاصد ہیں۔ اول مواد کی تلاش، دوم مختلف نسخوں کے اندراجات کا موازنہ، سوم مختلف اندراجات میں چن چن کر تنقیدی متن تیار کرنا۔ تدوین کے ساتھ لفظ متن کو جوڑ دیا جائے تو یہ ایک مرکب بن جاتی ہے۔ یعنی تدوین متن، جس سے مراد ہے متن کی تدوین۔ تدوین دراصل کسی متن کی ہی جاتی ہے۔ یوں تدوینی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی معیاری نسخے کو ترتیب دینا جو ممکنہ حد تک غلطیوں سے پاک ہو تدوین متن کہا جاتا ہے۔ یہاں لفظ متن کی وضاحت ضروری ہے۔ متن سے مراد ہر بامعنی تحریر، جو تحریری صورت میں دستیاب ہو۔ تدوین کا کام اسی متن کو مصنف کی مرضی اور منشا کے مطابق اصل صورت میں بحال کرنا ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے فنِ تدوین کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے (۷)۔ جمیل جالبی کی تقسیم شدہ فنِ تدوین کی پہلی قسم وہ ہے۔ جب کوئی نئی کتاب یا تحریریں اشاعت کی غرض سے کسی مدیر کے پاس آتی ہیں۔ تو مدیر اس کتاب یا تحریر کو پڑھ کو اس میں موجود املا اور رموزِ او قاف کی غلطیوں کو درست کرتا ہے۔ زبان و بیان کی پلک نوک سنوارنے کے ساتھ تحریر میں کمی یا زیادہ کر کے اسے اس صورت میں پیش کرتا ہے، کہ قاری بغیر کسی الجھن کے پڑھ سکے۔ یہ بھی فن تدوین ہے۔ تدوین کی دوسری قسم وہ ہے۔ جس کے ذریعے کسی قدیم مطبوعہ کتاب کی کوئی نیو ایڈیشن لے آئے۔ جس کا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ ایک تو مستند کتاب سامنے آجاتی ہے۔ دوسرا مختلف ایڈیشنوں میں موجود پائے جانے والے اختلافات کا کھوج بھی لگایا جا سکتا ہے۔ تدوین کی اس قسم کا مقصد بھی یہی ہے کہ کسی مصنف کی تحریر یا کتاب کو اس طرح پیش کرنا، قاری صحیح اور مستند متن کے مطلوبہ تحریر یا کتاب سے استفادہ کر سکے۔

تدوین کی تیسری قسم میں ان مخطوطات کی تدوین شامل ہیں۔ جو پہلی بار تدوین کے مراحل سے گزر رہے ہوں۔ تدوین کے باقی اقسام کی طرح یہاں بھی وہی عمل دہرائے جاتے ہیں۔ لیکن بہ نسبت باقی اقسام کے، مخطوطات کی تدوین قدرے مشکل اور مشقت طلب ہے۔ تدوین عموماً قدیم متون کی، کی جاتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اسے وہی ہاتھ لگائے جسے قدیم ادب اور قدیم علوم سے دلچسپی ہو۔ نہ صرف یہی بلکہ قدیم مخطوطات اور مطبوعات کا کافی مطالعہ ہونے کے ساتھ، مصنف، اس کی تمام تحریروں اور کتابوں کے بارے میں جملہ آگاہی ہو۔ اس دور کے قدیم تاریخی اور سماجی ماحول کے بارے میں جانکاری ہونے کے ساتھ معاصر اردو ادب اور اس سے پہلے کے ادب پر بھی نظر ہونی چاہیے۔

ترتیب کا لفظی مطلب جوڑنا، ربط دینا، ملانا یا مختلف کتابوں سے مضامین چن کر ترتیب دینا، دو چیزوں کو باہم ملانا، جمع کرنا وغیرہ ہیں۔ ترتیب کی لفظی مطلب میں اگر معمولی اضافہ کریں تو تریب کی تعریف یوں بن جائے گی۔ ترتیب سے مراد ممکنہ ذرائع سے ماخذ اور اسناد جمع کرنے کے بعد مطلوبہ متن کی بہترین معیار بندی، جس سے متن کو تحقیقی اصولوں

کی روشنی میں ترتیب دیا جا سکے ،ترتیب کہلاتا ہے۔اکثر لوگ تصنیف ،تالیف اور ترتیب میں فرق پہچاننے سے قاصر ہیں۔تصینف سے مراد وہ کتاب ہے جس میں موجود تمام مواد صاحب کتاب کی ذاتی ہو۔اور وہ مواد اس کی معلومات اور تجربات علم کا حاصل ہوتا ہے۔ان مواد کو زیب قرطاس لانے کے لئے رائٹر نے کسی کتاب سے استفادہ کرنے کے بجائے ،اپنے خیالات،مشاہدات اور علم کی روشنی میں تحریر کیا ہو۔تالیف میں رائٹر مختلف کتابوں سے مواد جمع کرکے ،جمع شدہ مواد کو ایک خاص ترتیب اور حسن انداز سے ضرورت کے مطابق نقل کرتا ہے۔ایسی کتاب تالیف کہلائی گی۔جب کہ ناقل کو مولف کہا جائے گا۔اسی طرح ترتیب سے مراد کسی کتاب کی مختلف اجزاء،فصول یا ابواب کو خاص اصول کے مطابق ترتیب دینا ترتیب کہلاتا ہے۔ترتیب کسی بھی تدوینی عمل کا آخری مرحلہ ہوتا ہے۔اس میں تمام ترجمع شدہ مواد کو ایک خاص صورت میں ترتیب دیا جاتا ہے۔خاص طور پر ابواب کی ترتیب دیتے ہوئے موضوعات کی اہمیت،موضوعات کی ترتیب اور زمانی مکانی اعتبار کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔عموماً کتاب کی مقدمے میں مرتب کی طرف سے دئے گئے ترتیب پر سیر حاصل گفتگو بھی کی جاتی ہے۔جس میں موضوعات کی ترتیب،ابواب بندی۔متن کی اہمیت وافادیت وغیرہ پر بات کی جاتی ہے۔ترتیب میں مقدمے کے علاوہ کئی اور کام بھی شامل ہیں۔ڈاکٹر شفیق انجم کے مطابق:

"پروف خوانی،نمبر شماری،عنوانات،ذیلی عنوانات،نثری متون میں پیراگرافنگ،متن کے مختلف اجزا میں توازن وتسلسل حواشی اگر پاورقی ہوں تو ہر صفحے کی مناسبت سے نمبر اندازی،جیسے امور بھی ترتیب میں شامل ہیں"۔(۸)

جس طرح محقق اور مدون کے اوصاف ہوتے ہیں۔اسی طرح مرتب کے اوصاف بھی ہوتے ہیں۔مرتب کے لئے لازم ہے کہ وہ آداب تحقیق و تدوین سے آشنا ہونے کے ساتھ متعلقہ علوم کی مختلف شاخوں پر بھی اچھی نظر رکھتا ہو۔مختلف اصناف ادب اور ان کی تاریخ کے ساتھ ،جس دور کے مخطوطے پر وہ کام کر رہا ہو۔اس دور کی تاریخ پر عبور حاصل ہو۔نہ صرف یہی بلکہ قدیم دور کے ساتھ جدید دور کے تقاضوں سے بھی آشنائی ضروری ہے۔متذکرہ بالا خوبیاں اگر کسی مرتب میں نہ ہو تو وہ جمع شدہ یا تدوین کردہ مواد کو بہترین انداز میں تریب نہیں دے سکتا۔

حوالہ جات

۱۔ رشید حسن خان، اصول تحقیق و تدوین، نئی دہلی، اے ایس پرنٹرز، ۱۹۹۹ء، ص ۱۸

۲۔ گیان چند جین، تحقیق کا فن، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۲، ص ۱۳

۳۔ ایضاً، ص ۳۹۸

۴۔ رشید حسن خان، ادبی تحقیق مسائل اور تجزیہ، اتر پردیش، اردو اکادمی، ۱۹۹۰ء، ص ۹

۵۔ نورالسلام صدیقی، ریسرچ کیسے کریں، دہلی، شاد پبلی کیشنز بٹلہ ہاوس جامعہ نگر، ۱۹۹۰ء، ص ۴، ۳

۶۔ سلطانہ بخش، ڈاکٹر، مرتبہ، اردو میں اصول تحقیق، لاہور، اردو اکیڈمی ۲۰۱۲ء، ص ۱۳۵

۷۔ عابدہ بتول، مرتبہ، فن تدوین مباحث اور مسائل، لاہور، مکتبہ اخوت، ۲۰۱۳ء، ص ۱۷

۸۔ شفیق انجم، ڈاکٹر، قواعد تحقیق و تدوین، اسلام آباد، پورب اکادمی، ۲۰۱۵ء، ص ۱۱۱